آخری نتیجہ (آیات:۲۸۴-۲۸۶)

وہ کون سے خصائص ہیں جو افراد اور گروہوں کو وہ ضروری قوت فراہم کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی کا بوجھ ہنسی خوشی اٹھائیں اور جو مشن اللہ نے ان کے سپرد کیا ہے اسے پورا کریں؟

آخری تین آیات اُن کو اختصار سے بیان کرتی ہیں۔ یہاں وہ ضروری اخلاقی اور روحانی سرچشمے بتا دیے گئے ہیں جن کے بغیر یہ عظیم کام مکمل نہیں کیا جا سکتا۔ یہی سرچشمے ہمیں اس قابل بناتے ہیں کہ سورۃ البقرہ کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے جس باطنی قوت' وابستگی' عزم' حوصلہ اور صبر کی ضرورت ہے وہ ہمارے اندر پیدا ہوں۔

سب سے اہم صفت اور دوسری تمام صفتوں کا سرچشمہ ایمان ہے۔ ایمان محض زبانی اقرار نہیں ہے' یہ اللہ کو زندگی کی تمام امیدوں اور اندیشوں کا مرکز بنانا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خالق' مالک اور آقا ہونے کی حیثیت سے گہرا مضبوط اور ہمہ جہت تعلق رکھا جائے۔ اس تعلق کو مضبوط رکھنے سے وہ طاقت اور ذرائع فراہم ہوتے ہیں جو صراط مستقیم پر چلنے کے لیے (اٰل عمرٰن ۳:۱۱۰)' نیز اس کی راہ میں جہاد کے لیے (الحج ۲۲:۷۸) ضروری ہیں۔

ان تین آیات میں ہمیں اس تعلق کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ یہ بہت خوب صورت اور جذبہ اُبھارنے والی ہیں۔ ان کو یاد کرنا اور لوح قلب پر کندہ کرنا آسان ہے۔ آیئے دیکھیں کہ یہ ہمیں کیا تعلیم دیتی ہیں۔

اوّل: یہ کہا گیا ہے کہ یہ بات یاد رکھو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے۔ یہ چند الفاظ اگر پوری طرح جذب کر لیے جائیں تو یہ کائنات کی ہر چیز' حتیٰ کہ خود ہماری ذات کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات' رویوں اور نقطۂ نظر کو بالکل تبدیل کر دیتے ہیں۔ ہمیں اپنے اندر جس باطنی قوت کی ضرورت ہے اسے پیدا کرنے اور برقرار رکھنے کے لیے یہ کافی ہیں۔ اس میں یہ مطالب پوشیدہ ہیں:

۱- ہم امین ہیں' مالک نہیں۔ اللہ ہر چیز کا مالک ہے۔ ہماری جانیں' ہمارے جسم' ہماری املاک اور تعلقات اس کے ہیں' ہمارے نہیں۔ یہ ذہن میں رکھیں تو ہمیں وہ طاقت مل جاتی ہے کہ

ہم اس کے ہو جائیں اور ایسی زندگی گزاریں اور رویے اختیار کریں جیسے کہ ہم صرف اسی کے ہیں۔

۲- مالک نہ ہونے اور امین ہونے کی حیثیت سے ہمیں ہر چیز اس کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا چاہیے۔ اس سے ہمیں ہر معاملے میں اس کی اطاعت کی طاقت فراہم ہوتی ہے۔

۳- ہمیں زندگی میں جو کچھ ملتا ہے یا جو کچھ ہم کر پاتے ہیں' اس کی طرف سے ہے' اس کی وجہ سے ہے۔ یہ احساس ہو تو ہم ہمیشہ اس کے شکر گزار رہتے ہیں۔

۴- یہ احساس ہم کو تمام مخالفتوں اور آزمایشوں کا سامنا کرنے کے لیے صبر دیتا ہے۔

۵- یہ تمام اشیا اور معاملات ہماری امانت میں دیے گئے ہیں' امین ہونے کی حیثیت سے یقیناً ہم سے ہمارے اچھے اور بُرے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ہم اپنے دل کے عمیق ترین گوشے میں جو کچھ چھپائیں ہمیں اس کا بھی جواب دینا ہے۔ یہ احساس ہو تو ہماری نگاہیں ہمیشہ یومِ آخرت پر ہوتی ہیں اور ہم اس وقت کے لیے تیاری کرتے ہیں جب ہم اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

۶- صرف وہی' کوئی اور نہیں' ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف کرنے یا ان پر سزا دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ یہ احساس ہمیں اپنے جیسے انسانوں کے فیصلوں سے بے خوف کر دیتا ہے۔

۷- اگر ہماری آخری تقدیر کا فیصلہ اسی کے فیصلے سے ہونا ہے تو ہم اپنی تمام اُمیدیں اور خوف اللہ کے ساتھ وابستہ کر لیتے ہیں' اور جب ہم کسی امتحان میں ناکام ہوتے ہیں یا کسی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں تو اسی کی طرف مغفرت کے لیے رجوع کرتے ہیں۔

یہ تمام باتیں آپ کو ان تین آیات میں ملیں گی۔

دوم: ایمان کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ جو کچھ وحی کیا گیا ہے اس پر' اللہ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان۔

سوم: ایمان کو ٹھوس شکل دے دی گئی ہے۔ اب یہ ایک مابعد الطبیعیاتی معاملہ نہیں ہے۔ ایمان کا مطلب ایک عہد اور وعدہ ہے اللہ اور رسولؐ کی سننے اور اُن کی اطاعت کرنے کا۔

چہارم: اپنے عہد کے مطابق زندگی گزارنے کے عظیم کام کی ذمہ داری' اور دوسری طرف گناہ کی طرف انسان کے رجحان کی وجہ سے ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ اپنی ہر طرح کی غلطیوں اور

کوتاہیوں کے لیے خاص طور پر، اور عموماً بھی، اللہ کی طرف پلٹتے رہیں اور اس سے بخشش مانگتے رہیں۔ اس سے ہمارے بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں اور ہم ذاتی اصلاح، ذاتی جائزے اور چوکنے رہنے کی کیفیت میں رہتے ہیں۔

تسلی، سکون اور حمایت وتائید کے مزید خزانے ہمیں آخری آیت (۲۸۶) میں دیے گئے ہیں:

۱- نہایت اہم بیان، جو ایک وعدہ بھی ہے، کہ شریعت کی پیروی کرنے میں جہاد کی کوشش میں یا قربانیاں دینے میں، اللہ تعالیٰ ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہیں ڈالے گا یا ہمیں ایسی آزمایش میں مبتلا نہیں کرے گا جو ہماری برداشت سے باہر ہو۔ اس طرح ہم ان تمام وسوسوں سے بَری ہو جاتے ہیں جو ہمارے دل کی گہرائیوں میں گزرتے ہیں، جب تک ہم خود ہی اپنے ارادے سے ان کو پیدا نہ کریں۔

۲- جو کچھ ہم ایک فرد کی حیثیت سے کریں گے اس پر، نہ کہ دوسروں کے کسی کام پر، ہمارا حساب اور فیصلہ ہوگا۔

۳- شریعت کے احکام، یا جن آزمایشوں سے ہمارا امتحان لیا جائے ایسی نہیں ہوں گی جن پر عمل کرنا ہماری طاقت سے باہر ہو۔

۴- ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ ہم اللہ کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے جو کچھ کریں ہمیشہ اس پر معافی، رحم اور بخشش کی درخواست کیا کریں۔ اللہ پر یہ بھروسا ذہن سے یہ خیال نکال دیتا ہے کہ ہم خود اپنے برتے پر کچھ کرتے ہیں۔

آخری بات یہ کہ ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ فتح کے لیے ہاتھ دراز کریں۔ اس سے اُمّت کو جو مشن سپرد کیا گیا ہے اُس میں جہاد کی مرکزیت کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

یہ تمام تعلیمات ایک مختصر دعا کی شکل میں دی گئی ہیں۔ اللہ ہمیں جو کچھ مانگنے کی تعلیم دے رہا ہے یقیناً وہ عطا بھی کرے گا۔ کسی شک وشبہے کے بغیر، یہ اللہ کے وعدے ہیں۔

(نوٹ: اس مطالعے کے کچھ صفحات ابھی باقی ہیں، تاہم اس کو مختصر کتاب کی شکل میں البقرہ کی کلید کے نام سے منشورات (منصورہ، لاہور) شائع کر رہا ہے۔ شائقین مکمل مطالعے کے لیے اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ ادارہ)

سیرت نگاری کا نیا اُسلوب

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم نعیم صدیقی

نیا ایڈیشن، نئی آب و تاب کے ساتھ

۲۹واں ایڈیشن

* اعلیٰ طباعتی معیار * خوب صورت جلد * رنگین سرورق

یہ کتاب سیرت اس نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہے کہ مؤلف نے چاہا کہ اس کتاب کا قاری حضورؐ کی تحریکِ فلاح کا ساحل سے نظارہ کرنے کے بجائے خود حضورؐ کے ساتھ شامل ہو کر کم سے کم ذہنی طور پر طوفانی جدوجہد میں شریک ہو جائے۔ اسی غرض سے کتاب کا نام، عنوانات، زبان، اندازِ بیان اور نئی اصطلاحات سے کام لیا گیا ہے۔

ہدیہ: -/۳۳۰ روپے

براہ راست منگوانے پر ڈاک خرچ فری

الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب
اُردو بازار، لاہور

موجودہ حالات کو
بصیرت نبویؐ کی روشنی میں سمجھنے کے لیے

□ یا ساری الجبل۔ کیا دجّال کی آمد آمد ہے	اسرار عالم
□ رسولؐ اللہ کی پیشنگوئیاں اور عالم اسلام	محمد ذکی الدین شرفی
□ فلسطین: سچے اور جھوٹے وعدے	سفر عبدالرحمٰن الحوالی
□ یوم الغضب	"
□ استقبال مہدی	انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سینٹر
□ ستمبر گیارہ کی حقیقت	مشہور امریکی رہنما کے قلم سے
□ قومیں جو دھوکا دیتی ہیں	رون ڈیوڈ

ذکی انٹر پرائزز A-47، بلاک 11، گلشن اقبال، کراچی۔ فون: 021-4611926